اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ... یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

DAILY ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲۸

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۱۰ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۶ شعبان ۱۳۵۹ھ | ۱۰ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰۶

مرکزِ احمدیت میں احرار کی نہایت اشتعال انگیز حرکات

جیسا کہ "الفضل" کے بعض گزشتہ پرچوں میں لکھا جا چکا ہے۔ احرار ان دنوں مرکز احمدیت قادیان میں نہایت فتنہ انگیز اور امن شکن حرکات کر رہے ہیں۔ اور روز بروز ان میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے ایک ایسے شارع عام کے پاس کھڑے ہو کر جو احمدیوں کے آنے جانے کا سب سے بڑا رستہ ہے۔ اور جس کے قریب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات ہیں اور احمدیوں کی رہائش ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والا صفات کے خلاف پے در پے جس قدر بدزبانی اور بدگوئی کی۔ اس کا کسی قدر ذکر اپنے سینہ پر صبر و تحمل کی سِل رکھ کر کیا جا چکا ہے۔ اور ذمہ وار حکام کو توجہ دلا چکے ہیں کہ اس فتنہ و شرارت کا انسداد کریں اور ان ایام میں جبکہ جنگ کی وجہ سے عام حالات کی نسبت قیام امن کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کو جو حکومت کے لئے جنگ کے دوران میں مشکلات پیدا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو ہمیشہ حکومت کے خلاف برسرِ پیکار چلے آتے ہیں نقضِ امن کا موقعہ نہ دیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ ہماری یہ آواز یا تو بہرے کانوں میں پڑی ہے۔ یا پھر اس بات کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ کہ چند لوگ جو جماعت احمدیہ کی بے حد دل آزاری کر کے کوئی فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں ناپسندیدہ حرکات سے باز رکھا جائے۔

اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ وہ روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور حال میں تو انہوں نے ایک ایسی خطرناک اور اشتعال انگیز حرکت کی ہے۔ جس کے مقابلہ میں جماعت کا ضبط انتہائی صبر کا نمونہ ہے۔ لیکن آخر صبر کی بھی حد ہوتی ہے۔

۸ ستمبر کو احرار کی ایک ٹولی نے جس میں ایک آدھ ہندو بھی شامل تھا۔ قادیان کے مختلف بازاروں میں چکر لگایا۔ اور اس دوران میں نظام جماعت کے خلاف آوازے کسے۔ اور اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نام لے کر مُردہ باد کے نعرے بھی لگائے۔ نیز مرزائیت مُردہ باد۔ یزیدیت مردہ باد کے نعرے ہمارے عین مکانوں کے سامنے بلند کئے گئے اور اس طرح احمدی محلوں میں پھر کر جماعت کے لوگوں کو بے حد اشتعال دلایا گیا۔

ظاہر ہے۔ کہ مرکز احمدیت میں احمدیوں کے گھروں کے آس پاس حتٰی کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات کے ارد گرد اس قسم کے شرمناک نعرے لگانا ایک ایسی فتنہ انگیز حرکت ہے جس کا انکار کوئی معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی نہیں کر سکتا۔ اور جس کا فوراً انسداد کرنا مقامی پولیس کا فرض تھا۔ لیکن کچھ نہ کیا گیا۔ اور احرار کی اس فتنہ پرداز ٹولی کو آزاد چھوڑ دیا گیا۔ کہ جہاں جہاں چاہے۔ وہ جائے۔ اور احمدیوں کو اشتعال دلائے۔

جماعت احمدیہ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تحت تاکیدی۔ بلکہ تعزیری احکام کی وجہ سے ظلم و ستم کے مقابلہ میں خاموش رہتی ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ قیام امن کے متعلق حکام اپنے فرائض کو نظر انداز کر دیں۔ اور احرار جو پے در پے امن شکنی کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں نہ روکیں۔ اب جبکہ حالات روز بروز زیادہ بگڑ رہے ہیں۔ اور احرار فتنہ انگیزی کی نئی سے نئی راہیں اختیار کر رہے ہیں۔ ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ذمہ وار حکام کو اس طرف توجہ دلائیں۔ تاکہ اگر ان کی عدم توجہی کی وجہ سے کوئی ناگوار نتیجہ رونما ہو۔ تو اس کے ذمہ وار وہ خود ہوں۔

اپنی مسجدوں اور مکانوں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے خلاف بدزبانی کرنے کے بعد اب ان لوگوں کا احمدی محلوں اور احمدی بازاروں میں بدزبانی کرنا۔ اور اشتعال انگیز نعرے لگانا امن کو برباد کرنے کی انتہائی کوشش ہے۔ جس کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ احمدی چونکہ ان کے گندے لیکچروں میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے اپنے گھروں۔ دکانوں اور دفتروں میں بیٹھے ہوئے احمدیوں کو ستایا اور اشتعال دلایا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ قطعاً ناقابل برداشت صورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ

جماعت احمدیہ کی طرف سے مخلصانہ ہدیہ مبارکباد

قادیان ۸ ماہ تبوک۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جن کا نکاح حضور نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقع پر میاں عبد الرحیم احمد صاحب ابن جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری کے ساتھ پڑھا تھا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر طبقہ کے تین سو کے قریب اصحاب کو حسب ذیل الفاظ میں مدعو فرمایا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج عزیزہ امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ کا رخصتانہ ہے۔ اس لئے دعا میں شمولیت کے لئے مہربانی فرما کر پانچ بجے شام ام طاہر احمد صاحبہ کے مکان پر تشریف لائیں۔ ممنون ہوں گا۔ والسلام مرزا محمود احمد"

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طرف سے دو سو کے قریب خواتین کے نام دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔ وقت مقررہ پر خدام اپنے آقا کے در مبارک پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ جب برات آئی تو حضور نے خود استقبال فرمایا۔

حاضرین کی مٹھائی پھل اور لیمونڈ سے تواضع کی گئی۔ پچاس کے قریب مقامی ہندو اور سکھ اصحاب بھی مدعو تھے۔ جن کے کھانے پینے کا انتظام علیحدہ تھا۔ اکل و شرب کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اٹھ کر غیر مسلم اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب نہایت عمدگی کے ساتھ عمل میں آئی۔

ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ نیز جناب مولوی علی احمد صاحب اور ان کے تمام خاندان کو بھی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے الذریہ اتنا بڑا فضل اور انعام کیا ہے جس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بالخیر و عافیت ہیں۔ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخار میں گو کمی ہے۔ لیکن کھانسی کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس جہلم سے کل بذریعہ کار تشریف لائے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ ناظر بیت المال چند روز کی رخصت پر تبدیلی آب و ہوا کے لئے ڈلہوزی جا رہے ہیں۔ جہاں ان کا پتہ معرفت پوسٹماسٹر ڈلہوزی ہوگا۔

پُر مسرت تقاریب

قادیان ۸ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ یہ خبر جماعت احمدیہ میں نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ کل ۷ ماہ تبوک بعد نماز ظہر مسجد اقصےٰ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا نکاح پانچ ہزار روپیہ مہر پر جناب ملک عمر علی صاحب بی۔ اے رئیس ملتان کے ساتھ پڑھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب چونکہ علالت طبع کی وجہ سے اس تقریب میں شریک نہ ہو سکے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت میر صاحب کی درخواست پر اس نکاح کی منظوری کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر محترمہ امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ بی۔ اے بی۔ ٹی بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ پڑھا۔ اسی موقع پر حضور نے مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ سماٹرا و جاوا کی لڑکی رحمت النساء بیگم صاحبہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر ماسٹر فخر الدین صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ پڑھا۔

ہم اس مبارک تقریب پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب پیر منظور محمد صاحب۔ حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں صدق دل سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان نکاحوں کو نہ صرف ان کے لئے اور ان کے خاندان کے تمام افراد کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ بلکہ احمدیت اور اسلام کے لئے بھی ان کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

سیرت النبیؐ کے جلسے اور احمدی جماعتیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اب کے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے ۱۵ ماہ تبوک مطابق ۱۵ ستمبر بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ مختلف مقامات کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ اور مقررہ مضامین پر تقریریں کرنے کا انتظام کریں۔ اس کے لئے "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر جو انشاء اللہ ۱۱ ستمبر کو شائع کیا جائے گا۔ اور جس کی قیمت صرف ڈیڑھ آنہ ہوگی۔ بہت مفید ثابت ہوگا۔ احباب بہت جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کے لئے آرڈر بھیج دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

سیرت النبیؐ کے جلسوں کے لئے لیکچرار

سیرت النبی کے جلسہ ہائے (۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء) میں تقریر کے لئے جو جماعتیں مرکز سے مقررین کو بلانا چاہیں۔ وہ فوراً مجھے اطلاع دیں۔ اور کرایہ معہ متفرق اخراجات بھجوا دیں۔ تا وقت پر موزوں و مناسب تقرر کئے جا سکیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت احمدیت سے متعلق خدا تعالےٰ کا

ایک تازہ عظیم الشان نشان

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں دُنیا پر نہایت خطرناک مصائب نازل ہو رہے ہیں۔ اور اس کثرت سے ہو رہے ہیں۔ کہ کوئی قلم نہیں۔ جو انہیں احاطۂ تحریر میں لاسکے۔ اور کوئی زبان نہیں۔ جو ان کو پُورے طور پر بیان کرسکے۔ تباہی و بربادی اپنا مونہہ کھولے ہر طرف دوڑ رہی ہے۔ اور لاکھوں انسان موت کا شکار بن رہے ہیں۔ ہر طرف مصائب نے اپنا دامن پھیلایا ہوا ہے اور ہر ملک میں بے چینی۔ اور اضطراب پایا جاتا ہے ؛۔

یہ خدا تعالےٰ کا کس قدر فضل ہے کہ ایسے ہولناک ایام اور ایسے پُرفتن زمانہ میں وہ اپنے مقرب اور محبوب بندہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر عظیم الشان غیب کی خبریں ظاہر کرکے مومنین کے لئے اطمینان اور تسلی کے سامان کرتا رہتا ہے ؛۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ الہام پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضور کی آنکھوں کے سامنے ایک بادشاہ گزارا گیا۔ اور پھر حضور کو الہام ہوا :۔

ABDICATED

چنانچہ اس الہام کو حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا۔ جو "الفضل" میں چھپ چکا ہے۔ حضور نے فرمایا :۔

"یہی مسجد اقصےٰ ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ نے تمہیں ایک بہت بڑا نشان دکھایا۔ آج سے پانچ دن پہلے اتوار کے روز اسی مسجد میں کھڑے ہو کر میں نے تمہیں یہ الہام سنایا تھا۔ کہ جمعہ اور اتوار کی درمیانی شب ایک بادشاہ میری آنکھوں کے سامنے سے گزارا گیا ہے۔ اور پھر مجھے الہام ہوا۔ کہ

"ABDICATED"

اور میں نے یہ بتایا تھا۔ کہ اس کی تعبیر میرے ذہن میں یہ آئی ہے۔ کہ کوئی بادشاہ اس جنگ میں معزول کیا جائیگا یا کسی معزول بادشاہ کے ذریعہ سے کوئی تغیر واقعہ ہوگا۔ چنانچہ اس الہام پر ابھی تین دن گزرے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ نے بلجیم کے بادشاہ "لیوپولڈ" کو ناگہانی طور پر معزول کروا دیا۔ انگلستان کا امیر البحر کہتا ہے۔ کہ میں رات کو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ صبح ہوتے ہی اس نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔

ABDICATED

کے لغت میں یہ معنی لکھے ہیں۔ کہ کوئی ایسا شخص جو اپنے اختیارات کو چھوڑدے

by announcement

کسی اعلان کے ذریعہ سے

or default یا عملاً اپنے

فرائض منصبی کو ادا نہ کرسکنے کے ذریعہ سے۔ گویا یا تو وہ خود کہدے۔ کہ میں بادشاہ نہیں رہا۔ یا ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ وہ بادشاہت کے فرائض ادا نہ کرسکے"

(فرمودہ ۱۰ ہجرت ۱۳۱۹ ہش مطبوعہ ۵ احسان ۱۳۱۹ ہش)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا :۔

"ممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ اس الہام کو کسی اور رنگ میں بھی پُورا کردے کیونکہ بعض الہام کئی کئی رنگوں میں پورا ہو جاتا ہے"

اگرچہ حضور کا یہ الہام ایک رنگ میں پورا ہو چکا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے آج اس الہام کو ایک اور رنگ میں پورا کردیا۔ یعنی خبر آئی ہے۔ کہ رومانیہ کا بادشاہ "کیرول"

ABDICATED

یعنی دستبردار ہوگیا ہے۔ اور اخبارات نے وہی ہیڈنگ دیا ہے۔ جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو الہاماً بتایا گیا تھا یعنی

King Carol Abdicated.

کہ بادشاہ کیرول دستبردار ہوگیا۔ کیونکہ ایسے حالات پیدا ہوگئے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو پُورا نہ کرسکتا تھا ؛۔

چندہی روز کے اندر اس الہام کا دو بار نہایت وضاحت کے ساتھ پورا ہونا اتنا بڑا نشان ہے۔ کہ ہر سعید الفطرت انسان کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

مرزا منور احمد واقف زندگی تحریک جدید قادیان

حقیقی کلمہ گو کون ہے؟

غیر مبایعین کو اس سوال پر بڑا ناز ہے۔ اور وہ اسے بار بار دوہراتے رہتے ہیں۔ کہ ایک شخص کلمہ گو ہو کر بھی اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہے۔ تو کیا اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اس کا جواب کئی طریق سے دیا جاچکا ہے۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ جمعہ کی روشنی میں اس سوال کا جواب عرض کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"ایسا آدمی جو مذہب کی حقیقت سمجھ کر مذہب میں شامل نہیں ہوتا۔ عادی ہوتا ہے۔ وہ چند مسائل سنتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ احمدیت انہی چند مسائل کو مان لینے کا نام ہے۔ وہ مسلمان ہوتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ مسلمان ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا جائے۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کی تفسیر سارا قرآن ہے۔ اس سارے قرآن پر عمل کئے بغیر وہ کس طرح مسلمان بن سکتا ہے۔ جس طرح انسان کسی ایک عضو کا نام نہیں۔ بلکہ انسان مجموعہ ہے ناک کا۔ کانوں کا۔ آنکھوں کا۔ مونہہ کا۔ گردن کا۔ سر کا سینہ کا۔ دھڑ کا۔ ہاتھوں کا اور پاؤں وغیرہ کا۔ اور ان میں سے کوئی چیز الگ نہیں ہوسکتی۔ نہ ہاتھ الگ ہوسکتے ہیں۔ نہ پاؤں الگ ہوسکتے ہیں نہ سر الگ ہوسکتا ہے۔ نہ دھڑ الگ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے بے شک انسان کو مسلمان کا نام حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ایسا ہی نام ہے جیسے اعضاء کے مجموعہ کا نام انسان ہے۔ جس طرح ان اعضاء کے بغیر انسان نہیں۔ اسی طرح ان تفاصیل کے بغیر اسلام نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک مفرد شئے نہیں۔ بلکہ وہ چار اعضاء روحانی کا نام ہے۔ الملک کے بروز کا۔ اور الحق کے بروز کا۔ اور توحید کے بروز کا۔ اور ربوبیت کے بروز کا۔ یعنی انسان کو لا الٰہ الا اللہ کہنے والا تب کہا جاسکتا ہے۔ جب وہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم اور مالک یوم الدین کا مظہر ہو اگر کوئی شخص ان صفات کو اپنے اندر پیدا نہیں کرتا۔ اور محض زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہے چلا جاتا ہے۔ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی ایسی چیز کو آدمی آدمی کہتا ہے جس کا نہ دل ہو۔ نہ دماغ ہو۔ نہ ہاتھ ہوں۔ نہ پاؤں ہوں۔ نہ آنکھیں ہوں۔ نہ مونہہ ہو"

(الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۲)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں غیر مبایعین کے پیش کردہ سوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ "الوصیت" سے خلافت احمدیہ کا ثبوت

کچھ عرصہ ہوا مولوی محمد علی صاحب نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا۔

"آج یہ خلافت جس پر اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔ ساری "الوصیت" پڑھ جاؤ کہیں خلافت کا ذکر تک نہیں ملے گا۔ لیکن آج سارا زور ہی خلافت پر ہے۔ اور سب کچھ خلیفہ ہی خلیفہ ہے"

اس پر خاکسار نے "الفضل" ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ ارشاد کہ "ساری الوصیت پڑھ جاؤ کہیں خلافت کا ذکر نہیں ملے گا" درست نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خلافت پر متمکن ہونے کے وقت جو اعلان اکابر غیر مبایعین نے شائع کیا اور جس میں مولوی محمد علی صاحب پیش پیش تھے اس میں لکھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول "مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق" خلیفہ ہیں۔ اور جو شخص اس کے خلاف چون وچرا کرے گا وہ "گستاخ" ہوگا اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کرنے والا ٹھہریگا۔

اس جواب کے بعد چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اکابر غیر مبایعین کے محولا بالا اعلان کو مصنوعی ثابت کیا جاتا یا عقلی ونقلی رنگ میں جواب دیا جاتا۔ مگر کہا یہ گیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ نے اصل موضوع کو چھوڑ کر لکھا۔

"سوال یہ ہے کہ اس اعلان میں حضرت مولوی نور الدین اعظم کو کن معنوں میں جانشین تسلیم کیا گیا ہے۔ اور کیا اس اعلان میں کہیں یہ ذکر ہے۔ کہ جماعت نے حضرت مولوی صاحب کو آیت استخلاف کے ماتحت خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ یا ایسا خلیفہ تسلیم کیا تھا جس پر کبھی اعتراض بھی نہیں کئے جا سکتے۔ اور جس کی بیعت نہ کرنے والا فاسق ہے۔ اگر نہیں تو پھر یہ کہنا کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو انہی معنوں میں اور رسالہ "الوصیت" کے مطابق خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ جن معنوں میں کہ میاں محمود احمد صاحب "خلیفہ" بنے بیٹھے ہیں سراسر دھوکا نہیں تو اور کیا ہے"

(پیغام صلح ۲۱ جون)

معلوم ہوتا ہے پرسنل اسسٹنٹ صاحب نے اپنے امیر صاحب کے مطالبہ اور میرے جواب کو بغور مطالعہ نہیں کیا۔ اور پھر یہ لکھ دیا ہے۔ کہ

"پس حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کا فرمان کہ "آج یہ خلافت جس پر اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی ساری "الوصیت" پڑھ جاؤ کہیں خلافت کا ذکر تک نہیں ملے گا۔ لیکن آج سارا ہی زور خلافت پر ہے۔ سب کچھ خلیفہ ہی خلیفہ ہے۔" عین حقائق پر مبنی ہے۔ جس کی تردید قادیانیوں سے تا قیامت نہیں ہوسکتی"۔

آیئے اب دیکھیں کہ "الوصیت" میں خلافت کا ذکر ہے یا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "الوصیت" کے صفحہ ۵ و ۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے۔ کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہونچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے"۔

(الوصیت صفحہ ۷)

پرسنل اسسٹنٹ صاحب غور فرمائیں کہ یہ الوصیت میں خلافت کا ذکر ہے یا نہیں یہ تو "الوصیت" سے خلافت ثابت ہوئی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد حضرت مولانا نور الدین اعظم کی خلافت حقہ کی حیثیت وکیفیت بھی ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول خلافت پر متمکن ہوتے ہیں تو شیخ رحمت اللہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے دستخطوں سے بدر جون صفحہ ۸ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود مندرجہ رسالہ "الوصیت" ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب . . . . کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے لئے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا تھا"۔

اس واضح اعلان سے ثابت ہوگیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کی انجمن کے مقابل پر کیا حیثیت تھی۔ غیر مبایع اکابر نے اس وقت تسلیم کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا فرمان ہمارے لئے آئندہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ پس اس کے بعد یہ خیال سراسر غلط ہے۔ کہ کوئی انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہوسکتی ہے۔ اور اسے خلیفہ کے مقابلہ میں کچھ وقعت دی جاسکتی ہے۔ ہاں غیر مبایعین نے اپنی افتاد طبیعت کے زیر اثر ایک دفعہ پھر انجمن کو خلافت پر ترجیح دیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے صریح خلاف کر دکھایا۔ اور وہ بالکل بھول گئے۔ کہ "قدرت ثانیہ" یعنی "خلافت حقہ" سلسلہ احمدیہ کا اہم ترین اور امتیازی مسئلہ ہے۔ اور اسی اصل کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح اول خلیفہ تسلیم کئے گئے۔ اور آئندہ بھی اسی اصل کے مطابق خلافت جاری رہے گی۔

خاکسار انوار احمد ساماتوی

کشمیر میں تبلیغ احمدیت

میں نظارت دعوة و تبلیغ کے حکم سے ۵/ وفا (جولائی) کو سرینگر پہنچا۔ آج ۲۸/ تبوک مطابق ستمبر تک کی تبلیغی رپورٹ پیش کی جاتی ہے:۔

ایک پادری صاحب کا قبول اسلام

سرینگر کے ایک رسالہ "مسلم" نامی نے بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کی۔ کہ قصبہ اسلام آباد میں ایک پادری اشتہار تقسیم کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اور کوئی مولوی اس کے جواب کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اس پر میں نے پادریوں کے نام کھلی دعوت اور مسلمانان کشمیر سے درخواست کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں پادریوں سے چند سوالات کے علاوہ انہیں عام دعوت بھی دی۔ کہ اسلام اور عیسائیت کے مسائل میں فیصلہ کر لیں۔ اور مسلمانوں سے درخواست کی۔ کہ جہاں کہیں پادری صاحبان گفتگو کرنا چاہیں۔ ہمیں اطلاع دی جائے۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ نیز سوالات کے جواب بھی بھیجے جایا کریں گے۔ مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر نے اسلام آباد میں ایک معزز غیر احمدی کو خط لکھا۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ پادری صاحب وہاں ہی ہیں۔ اور ہم ان سے جا کر ملیں۔ ہمارے اشتہارات کشمیر کے مضافات وغیرہ میں خوب تقسیم ہوئے۔ اسلام آباد میں بھی چسپاں کئے گئے۔ پادری صاحب تک بھی اشتہار پہنچایا گیا۔ انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ ہاں تحقیقات کرتے رہے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پادری صاحب موصوف نے اسلام قبول کر لیا۔ اس سلسلہ میں بعض اور متلاشیان حق کے خطوط بھی ملے ہیں۔

بہائیوں کے نام چیلنج

مولوی عبد اللہ صاحب وکیل غیر مبائع سے بہائی بن چکے ہیں۔ انہوں نے خفیہ خفیہ بہائیت کا پروپیگنڈا مدت سے شروع کر رکھا ہے میں نے ۱۱ جولائی کو ایک اشتہار "قرآن مجید زندہ کتاب اور غیر منسوخ شریعت ہے" کے عنوان سے شائع کیا جس میں اہل بہاء کو کھلی دعوت دی۔ کہ وہ ہم سے قرآنی شریعت کے نسخ و عدم نسخ پر فیصلہ کن مناظرہ تحریری و تقریری کر لیں کٹھ ڈل میں خواجہ غلام نبی صاحب کے مکان پر میں نے بہائیت کی حقیقت اور آیت ولو تقول علینا کے معیار کی توضیح میں دو لیکچر بھی دئیے۔ جن میں احباب جماعت کے علاوہ غیر مبائع دوست اور غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوئے اشتہار کے بعد مولوی عبد اللہ صاحب سے خط و کتابت شروع ہوئی انہوں نے نسخ قرآن کے موضوع پر تحریری یا تقریری مباحثہ سے صاف انکار کر دیا۔ اور لکھ دیا۔ کہ "میں آپ کی تجویز سے متفق نہیں"۔ میں نے مولوی صاحب کو لکھا۔ کہ دوسرا موضوع گفتگو یہ مقرر کر لیں کہ آیت ولو تقول علینا کے معیار کی رو سے کون سچا ثابت ہوتا ہے جناب بہاء اللہ یا سیدنا حضرت احمد علیہ السلام؟ مولوی صاحب نے اس کو بھی منظور نہ کیا۔ اس اثناء میں بہائی مبلغ مولوی محفوظ الحق صاحب علمی اور بختیاری صاحب بھی سرینگر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے ۲۵ اگست تک سرینگر میں دفتر بہائی کے کھولنے کا اعلان کیا۔ اس پر میں نے مولوی عبد اللہ صاحب کو لکھا کہ "اب تو آپ کے علمی صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں ان کو ہی تیار کریں"۔ مگر اس کا بھی نفی میں جواب ملا۔ بلکہ اس اصل مطالبہ کے متعلق مولوی صاحب نے لکھ دیا۔ کہ میں اس کا جواب نہیں دینا چاہتا۔ تب میں نے ۱۵ اگست کو دوسرا اشتہار "بہائیوں کے نام کھلا چیلنج" شائع کیا۔ جس میں مولوی علمی صاحب کو خصوصیت سے نسخ قرآن۔ نیز بہاء اللہ کے دعوئ الوہیت پر سیر حاصل بحث کی دعوت دی۔ یہ اشتہار دفتر بہائی کے دروازے پر بھی چسپاں رہے۔ اور وہاں تقسیم بھی کئے گئے لیکن بہائیوں نے اس چیلنج کو منظور نہ کیا اس پر میں نے ایک سولہ صفحہ کا ٹریکٹ "قرآنی معیار ولو تقول علینا کے مطابق کون سچا ثابت ہوتا ہے۔ بہاء اللہ ایرانی یا حضرت احمد قادیانی؟" طبع کرا کر ۲۵/ اگست کو بہائی دفتر کے بند ہوتے وقت وہاں تقسیم کرایا۔ بہائی مبلغین کو متعدد نسخے دئیے۔ یہ اشتہار سرینگر کے علاوہ مختلف جماعتوں میں بھی بھیجا گیا۔

بہائی مبلغین سے گفتگو

بہائی دفتر کے اعلان میں لکھا گیا تھا۔ کہ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک ایک گھنٹہ سوال و جواب کے لئے رکھا گیا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس اعلان سے فائدہ اٹھا کر بہائی مبلغین سے سوالات کئے جائیں۔ چنانچہ میں نے وہاں جانا شروع کیا۔ ایک ہی دن کے سوالات کے بعد انہوں نے ہرچند کوشش کی کہ میں سوال نہ کر سکوں وقت تھوڑا کر دیا۔ بلا وجہ لمبے جواب دے کر وقت ختم کر دیا۔ مولوی عبد اللہ صاحب بہائی خود سوال کر کے وقت ضائع کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ علمی صاحب اور دوسرے بہائی سخت الفاظ مثلاً "آپ خاک سمجھتے ہیں" وغیرہ کہہ کر اس سلسلہ سوالات کو بند کرنا چاہتے تھے۔ مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ ان سوالات کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوتا۔ اور بہائیت کی حقیقت ان پر منکشف ہو جاتی۔ علمی صاحب کی جھنجھلاہٹ قابل ملاحظہ ہوتی تھی۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی اور بعض دیگر غیر مبائع اصحاب بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے بارہا میرے سوالات کی اہمیت اور بہائی مبلغ کی عاجزی کا کھلے بندوں اظہار کیا۔ سامعین کی اوسط حاضری سات آٹھ سو ہوتی تھی۔ جن میں اکثر احمدی ہوتے۔ یہ گفتگو دلچسپ ہوتی تھی اس لئے اسے نہایت اختصار سے چند قسطوں میں الفضل میں شائع کر دیا جائیگا آخر علمی صاحب نے لاچار ہو کر عربی زبان سے ناواقف محض ہمدانی صاحب کو آگے کر دیا۔ اور کہا۔ کہ وہ بہاء اللہ کی سچائی از روئے تحریرات مرزا صاحب پر لیکچر دیں گے۔

۲۴ اگست کو ہمدانی صاحب نے ایک گھنٹہ سے زائد لیکچر دیا۔ جو لکھا ہوا تھا۔ میں نے پندرہ منٹ میں اس لیکچر کا مکمل جواب دے کر بہاء اللہ کے دعویٰ کے بطلان پر چند استدلالات پیش کئے۔ بعد ازاں ایک گھنٹہ تک پانچ پانچ منٹ کے حساب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ بہائیوں کی اس روز کی ناکامی کا یہ اثر تھا۔ کہ مولوی عمر الدین صاحب نے کہا۔ کہ آج جو ذلت بہائیوں کو نصیب ہوئی ہے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ نیز یہ کہ آج جو معلومات مجھے حاصل ہوئی ہیں۔ اگر مجھے ان کی بجائے بہت بڑا خزانہ مل جاتا۔ تب بھی مجھے وہ خوشی نہ ہوتی۔ جو ان باتوں کے سننے سے ہوئی ہے۔

۲۵ اگست کو بہائیوں نے سوال و جواب کی بجائے ایک عام تقریر کی۔ علمی صاحب نے کہا کہ ہمیں پریم و محبت سے رہنا چاہئیے وغیرہ۔ بعد ازاں میں نے پندرہ منٹ تقریر کی۔ اور روحانیت کے جس بلند مقام پر اسلام انسان کو لے جاتا ہے اس کا ذکر کیا۔ نیز احمدیت کے ذریعہ جو اعلیٰ روحانی زندگی اور تعلق باللہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کا ذکر کر کے حاضرین۔ بالخصوص بہائی مبلغین کو احمدیت کے قبول کرنے کی دعوت دی۔

غیر احمدیوں میں تبلیغ

انفرادی تبلیغ اور دار التبلیغ میں آنے والے غیر احمدیوں سے گفتگو کے علاوہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر ایک اشتہار "مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل" شائع کیا۔ احباب جماعت نے اسے خوب تقسیم کیا۔ مقامی اہلحدیثوں کے مولوی مبارک شاہ صاحب نے رسالہ "مسلم" میں اعلان کیا۔ کہ وہ احمدیوں سے حیات مسیح اور صداقت مسیح موعودؑ پر از روئے قرآن کریم مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ میں نے ان کے چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور اس منظوری کو اخبار فاروق میں شائع کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق کا ایک پرچہ بذریعہ ڈاک مولوی مبارک علی شاہ صاحب کو بھیج دیا۔ اس پر باہم خط و کتابت شروع ہو گئی۔ اصولی شرائط کا تصفیہ ہو گیا۔ تب اہل حدیثوں نے اس امر پر بے جا اصرار شروع کر دیا۔ کہ ہم اس وقت تک مناظرہ نہ کریں گے جب تک "غیر مسلم ثالث" نہ مانا جائے۔ انہیں بہت سمجھایا۔ کہ جب اہل حدیثوں کے نزدیک بڑے بڑے صحابی اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک کا قول حجت شرعی نہیں تو ایک غیر مسلم کا قول کیونکر حجت مانیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ شرعی مسئلہ تو یہی ہے۔ کہ خدا اور رسول کے علاوہ کسی کا قول دین کے معاملہ میں حجت نہیں ہوتا لیکن ہم آپ سے مناظرہ بجز غیر مسلم ثالث کے نہ کریں گے خواہ وہ غیر مسلم واقف قرآن مجید بھی نہ ہو۔ میں نے کہا۔ کہ آپ نے تحریری مناظرہ از روئے قرآن مجید تجویز کیا ہے۔ آئیے اس کا فیصلہ بھی قرآن کریم سے کر لیں کہ کیا مذہبی عقائد کے فیصلہ کے لئے حکم مانا جا سکتا ہے یا نہیں۔ جب تحریری طور پر تصفیہ نہ ہو سکا تو میں تین چار دوستوں کی معیت میں اہل حدیثوں کے ہاں گیا۔ جہاں مولوی مبارک علی شاہ صاحب سے متحدہ اہل حدیثوں کی موجودگی میں بالمشافہ گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو میں مولوی مبارک علی شاہ صاحب کو ہر پہلو سے لاجواب ہونا پڑا۔ آیت قرآنی۔ معقولیت۔ اصول مناظرہ اور خود ان کی سابقہ مسلمہ شرائط کی رو سے ان کو بتایا گیا۔ کہ غیر مسلم ثالث کی آڑ محض غلط حیلہ ہے جو سراسر ناجائز ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اسی سرزمین سری نگر میں مدفون ہیں آیت قرآنی وآویناھما الی ربوۃ ذات قرار و معین اسی خطہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اس لئے ہمیں بڑی خوشی ہے کہ قضیہ زمین برسر زمین کے مطابق اس جگہ اس موضوع پر تحریری و تقریری مباحثہ ہو۔ اس گفتگو کا یہ اثر ہوا۔ کہ مولوی مبارک علی شاہ صاحب نے برملا کہہ دیا۔ کہ ہم ثالث کے بغیر کسی صورت میں مباحثہ نہ کریں گے کیونکہ ہم ان کو لکھ چکے تھے

کہ ہمارے نزدیک مذہباً دینی عقائد کے تصفیہ کے لئے ثالث نہیں ہو سکتا و دو چار روز کے بعد اہل حدیثوں نے غیر مسلم ثالث نہ ماننے کو ہمارا فرار قرار دے کر اشتہار شائع کر دیا۔ تب میں نے ایک بڑا پوسٹر بعنوان "جماعت احمدیہ مناظرہ کے لئے بالکل تیار ہے" طبع کرا کر سری نگر میں چسپاں کرا دیا۔ اور بیرونی جماعتوں کو بھجوا دیا۔ اس میں میں نے جماعت احمدیہ کی پوزیشن اور غیر مسلم ثالث نہ ماننے کے شرعی و عقلی دلائل بھی تحریر کر دیئے جو ہمارے خطوط کا خلاصہ ہیں نیز طے شدہ شرائط پر اہل حدیثوں کو پھر مناظرہ کی دعوت دی۔ اس کے بعد پھر میں نے مولوی مبارک علی شاہ صاحب کو ایک خط لکھا کہ آپ اب بھی اپنے اہل حدیث ہونے پر غور کر لیں اس غلط ضد کو ترک کر کے مناظرہ ہونے دیں ابھی اس کا جواب نہیں آیا۔

سری نگر میں ذی عزت معززین کی ایک پارٹی مذہبی دلچسپی رکھتی ہے۔ ان میں سے ایک کرنیل کی کوٹھی پر متعدد مرتبہ گیا اور کافی دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ عام طور پر چھ بجے شام سے رات کے گیارہ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ ان میں ایک شیعہ کرنیل بھی ہیں اس لئے بعض دفعہ خلافت راشدہ وغیرہ مواضیع پر بھی گفتگو شروع ہو جاتی رہی۔

ابو العطاء جالندھری از ناسنور

سپاس تعزیت

چونکہ احباب کی طرف جن میں علاوہ احمدی دوستوں کے ایسے معزز دوست بھی ہیں جو غیر مسلم ہیں اور جن ایسے بھی ہیں جو احباب جماعت میں شامل نہیں ہیں میری پوتی کے فوت ہو جانے پر اتنے خطوط ہمدردی کے موصول ہوئے ہیں جن کا شکریہ الگ الگ عرض کرنا میرے لئے محال ہو گیا ہے اس لئے اس پرچہ کے ذریعہ میں ایسے تمام لطف فرماؤں کا شکریہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اللہ کریم ان سب کو جزائے خیر دے۔

خاکسار محمد طفیل خان از بیت الشفاء قادیان

میاں نبی بخش صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

میاں نبی بخش صاحب احمدی کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ آپ نے ۱۲ سال قبل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور جب سے آپ نے بیعت کی۔ اسی وقت سے آپ کی طبیعت میں ایک نمایاں فرق رونما ہو گیا۔ آپ کے اندر احمدیت کی سچی تڑپ تھی۔ آپ نے اپنے وطن چک ۷۵ ضلع سرگودھا میں جہاں آپ کا کام نہایت اچھے پیمانہ پر چل رہا تھا۔ تبلیغ احمدیت شروع کر دی۔ وہاں کے لوگ آپ کے سخت مخالف ہو گئے۔ آپ کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا اور بائیکاٹ کر دیا۔ کاروبار کے بند ہو جانے کی وجہ سے آپ کو سخت تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر آپ موضع لدھیوالہ ضلع گوجرانوالہ میں چلے آئے۔ اور یہاں بھی نہایت شوق سے تبلیغ احمدیت میں مصروف ہو گئے۔ یہاں بھی آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ اور آپ منڈی کامونکی ضلع گوجرانوالہ چلے آئے۔ یہاں بھی آپ نے تبلیغ احمدیت شروع کر دی۔

آپ ایک نہایت مستقل مزاج اور شریف الطبع راست گو متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آپ کی طبیعت میں غصہ اور ناراضگی نام کو نہ تھی ملنسار اور بلند اخلاق انسان تھے۔ ہر ایک معترض کو اس کے اعتراضات کے جوابات نہایت تحمل سے دیتے۔ منڈی کامونکی میں آپ تقریباً ۲ سال اکیلے احمدی تھے۔ تاہم کسی قسم کے مصائب اور مشکلات آپ کی تبلیغ احمدیت کو نہ روک سکے اور دم آخر تک اس فرض کو نہایت عمدگی سے ادا کرتے رہے۔

میرے چچا شیخ غلام محمد صاحب موضع تتلے عالی سے کامونکی آپ کے پاس تشریف لاتے تو آپ ان سے فرماتے کہ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ اگر میں فوت ہو گیا۔ تو میرا جنازہ کون پڑھیگا اور پھر خود ہی فرماتے کہ اچھا اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہوا تو میری یہ وصیت ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کرنا کہ حضور اقدس میرا جنازہ غائب پڑھ دیں۔

زندگی پانی کا ایک بلبلا ہے۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں کہ کب سطح آب سے گم ہو جائے۔ اتفاق سے میاں نبی بخش صاحب احمدی زرگر منڈی کامونکی میں گذشتہ دنوں فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اور کسی احمدی کو خبر نہ ہو سکی۔ اب ان کی وصیت کے مطابق خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس حضور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں جنازہ کے لئے عرض کر دیا۔ اب تمام احباب سے گذارش ہے کہ میاں نبی بخش صاحب کے لئے دعا مغفرت کریں۔

خاکسار۔ شیخ محمد بشیر آزاد از مریدکے

ایک احمدی کو الوداعی پارٹی

جماعت احمدیہ کے ایک مخلص دوست بابو عبد الکریم صاحب انچارج ریلوے سٹیشن ستمبر ۱۹۳۹ء میں کیمبل پور سے یہاں تشریف لائے اسی عرصہ میں جماعت احمدیہ کے علاوہ ان کا ریلوے سٹاف کے ہر ایک اعلیٰ سے لے کر ادنیٰ آدمی کے ساتھ نہایت اچھا سلوک رہا جس کی وجہ سے ریلوے سٹاف نے ان کو راولپنڈی تبدیل ہونے پر دو دن متواتر شاندار پارٹیاں دیں جن میں تمام ریلوے سٹاف اور بنوں چھاؤنی کے بعض انگریز افسروں نے بھی شمولیت کی۔ ۷ ستمبر کو وہ روانہ ہوتے روانگی پر جس محبت کا اظہار شاندار طور پر کیا گیا۔ سٹیشن پر بہت سے معززین آپ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

خاکسار [illegible] خان از بنوں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شنگھائی ۷ ستمبر جاپانی فوجیں فرانسیسی ہند چینی میں داخل ہو گئی ہیں چینی فوجیں بھی جاپانیوں کی اس کارروائی کے جواب میں فرانسیسی ہند چینی کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ ٹوکیو کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ مسٹر کارڈیل نے ہند چینی کے متعلق جاپان کو جو پروٹسٹ بھجوایا تھا اسے ٹھکرا دیا گیا ہے ہند چینی میں سنسر بٹھا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے صحیح خبریں معلوم نہیں ہو سکتیں تاہم چینی ذرائع سے جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہند چینی کے کئی شہروں میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ ہنوئی اور سائیگان میں بھی نظم ونسق فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے ٹوکیو ریڈیو کے بیان کے مطابق ہند چینی اور چین کی سرحد پر خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ ایک اخبار کا بیان ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کی گورنمنٹ اپنے دار الخلافہ چنکنگ کو چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ نئے ہیڈ کوارٹرز شمال مغرب کے کسی شہر میں بتائے گئے ہیں جاپانی ہوائی جہازوں نے کل رات پھر چنکنگ پر بمباری کی جس کی وجہ سے کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔

واشنگٹن ۷ ستمبر حکومت امریکہ نے فرانسیسی ہند چینی اور ڈچ ایسٹ انڈیز کی پرانی حالت برقرار رکھنے کے متعلق حکومت جاپان کو ایک نئی یادداشت بھجوائی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت امریکہ مشرق بعید میں جاپان کی پالیسی کے بارہ میں روس اور برطانیہ سے بھی نامہ و پیام کر رہی ہے۔

بخارسٹ ۷ ستمبر رومانیہ کے وزیر اعظم جنرل انٹانسکو نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ کی نئی حکومت کے وزراء کے ناموں کا عنقریب سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ جنرل انٹانسکو نے پرانے وزراء سے حلف وفاداری لے کر نئی حکومت بننے تک ایک عارضی حکومت قائم کر دی ہے لیکن سابق وزیر اعظم کو کیبنٹ میں شامل نہیں کیا۔

نیویارک ۷ ستمبر آج امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈیل کے دفتر میں امریکہ برطانیہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں دوستی کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔

واشنگٹن ۷ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سوال پر غور ہو رہا ہے۔ کہ سنگاپور کے اڈے کو ضرورت پڑنے پر برطانیہ اور امریکہ دونوں استعمال کر سکیں

برلن ۷ ستمبر۔ جنوبی ڈبروجا کے متعلق بلغاریہ اور رومانیہ میں معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کے رو سے ۲۱ ستمبر کو ڈبروجا پر بلغاریہ کا فوجی قبضہ شروع ہو گا اور ۳۰ ستمبر کو مکمل ہو جائے گا۔ بلغاریہ اس علاقہ کے بدلے دس لاکھ بلغارین سکے ادا کرے گا۔

وشی ۷ ستمبر مارشل پیٹان نے آج اپنی کیبنٹ میں تبدیلیاں کر دی ہیں چنانچہ چھ وزراء کو جن میں جنرل ویگان بھی شامل ہیں نئی وزارت میں نہیں لیا گیا۔ جنرل ویگان کو افریقہ بھیجا جا رہا ہے تاکہ وہاں فرانس کی جو باقی ماندہ بستیاں ہیں ان کے ڈیفنس کے متعلق انتظامات کو مکمل کریں۔

بخارسٹ ۷ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ٹرانسلوینیا پر ہنگری کے قبضہ کی دوسری منزل بغیر کسی واقعہ کے مکمل ہو گئی ہے

برلن ۷ ستمبر۔ رومانیہ کے نئے وزیر جنرل انٹانسکو نے ہٹلر اور مسولینی کو تار بھیجے ہیں جن میں جرمنی اور اطالوی اقوام سے متعلق رومانوی لوگوں کی وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ بلگریڈ کی اطلاع ہے کہ سابق شاہ کیرول اپنی یہودی ملکہ کے ہمراہ یوگوسلاویہ پہنچ گئے ہیں۔

رنگون ۷ ستمبر برما منسٹری کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ۸۱ کے مقابلہ میں ۳۲ ووٹوں سے پاس ہو گئی۔ وزیر اعظم نے وزارت کا استعفیٰ گورنر کو پیش کر دیا ہے تین وزراء اور چھ پارلیمنٹری سیکرٹریوں نے بھی عدم اعتماد کی تحریک کے حق میں ووٹ دیا۔

شملہ ۷ ستمبر۔ جو سکھ رائل انڈین نیوی میں بھرتی ہوں گے ان کو عام ٹوکہ اور ٹوپی کی بجائے سفید پگڑی باندھنے کی اجازت ہو گی یہ قاعدہ تمام سکھ جہاز رانوں کے لئے ہے چاہے وہ ملاح ہوں یا افسر۔

لنڈن ۷ ستمبر گورنمنٹ رومانیہ نے اعلان کیا ہے کہ سابق شاہ کیرول کے گذارہ کے لئے ۶ ہزار پونڈ سالانہ الاؤنس مقرر کیا گیا ہے اور ان سے توقع کی گئی ہے کہ وہ رومانیہ سے باہر رہ کر ملک کی سیاسیات میں کوئی دخل نہیں دیں گے۔

لنڈن ۸ ستمبر کل شام لنڈن پر ہوائی حملہ ہوا جس میں جرمنی کے ۸۳ ہوائی جہاز برباد اور ۲ سو سے زیادہ ہوا باز ہلاک ہو گئے۔ ان حملوں سے ۴ سو کے قریب آدمی مارے گئے اور ۱۴ سو زخمی ہوئے۔ برطانیہ کے شکاری جہاز فوراً دشمن کے جہازوں پر جھپٹ پڑے اور توپیں آگ اگلنے لگ گئیں۔ غرض بڑے زور کی ہوائی لڑائی ہوئی۔ زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے والوں اور شہری پہرے داروں نے اس موقعہ پر بڑی ہمت سے کام لیا۔ امریکہ کے اخبارات برطانیہ کی جرأت اور دلیری کی بڑی تعریف کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں کل رات انگریزی جہازوں نے برلن پر چوتھی دفعہ کا حملہ کیا۔ اس کے متعلق جرمن ایسے خاموش ہیں کہ گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہے

لنڈن ۸ ستمبر انگریزی ہوائی جہاز ناروے کے کنارے کے پاس اڑ رہے تھے کہ انہوں نے دشمن کے دو جہازوں کو دیکھا جو سامان سے لدے ہوئے جا رہے تھے۔ ہوائی جہازوں نے فوراً تاک تاک کر بم برسانے شروع کر دیئے نتیجہ یہ ہوا کہ ایک جہاز تو آن کی آن میں ڈوب گیا اور دوسرا ٹوٹ پھوٹ گیا۔

شملہ ۸ ستمبر حضور وائسرائے کی اپیل پر آج تمام ہندوستان کی مسجدوں مندروں۔ گرجاؤں اور گوردواروں وغیرہ میں برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔

شملہ ۸ ستمبر ابھی تک برما میں نئی وزارت بننے کی کوئی اطلاع نہیں آئی

شملہ ۸ ستمبر آج شام کو سر جوگندر سنگھ صاحب نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ جنگ میں سکھوں کا کیا فرض ہے۔ انہوں نے کہا سکھوں نے گذشتہ جنگ میں جو بہادری دکھائی تھی اس کے ذکر سے آج بھی ہماری رگوں میں خون دوڑنے لگتا ہے۔ موجودہ جنگ دنیا سے جھوٹ اور فریب کو مٹانے کے لئے لڑی جا رہی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم قربانی کے میدان میں پیچھے نہ رہیں یہ قربانی صرف مالی اور جانی ہی نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ ہمیں اپنے تمام قومی جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ دینا چاہئے۔ تقریر کے آخر میں آپ لوگوں کو وفاداری قربانی اور اتحاد کا پیغام دیا

دہلی ۸ ستمبر ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے لڑائی کے کاموں میں گورنمنٹ کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ورکنگ کمیٹی نے ضلع کی کمیٹیوں سے بھی تعاون کی خواہش کی ہے۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ شاہ کیرول کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ جب وہ سپیشل ٹرین میں یوگوسلاویہ جا رہے تھے تو راستہ میں ان پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آئرن گارڈ کے بعض آدمیوں نے ان پر گاڑی میں فائر کئے۔ اس کے بعد جب وہ موٹر میں سوار ہوئے تو وہ گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگے مگر شاہ کیرول ان کے حملہ سے بال بال بچ گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاہرہ ۷ ؍ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اطالوی ہوائی جہازوں نے کل شہر مترورہ (مصر) پر بم باری کی۔ کچھ نقصان پہنچا لیکن کوئی شخص زخمی یا ہلاک نہ ہوا۔ سویز پر بھی چند بم گرائے گئے۔ لیکن بہت کم نقصان پہنچا۔

قاہرہ ۷ ؍ ستمبر ایک کمیونک مظہر ہے کہ کل بعد دوپہر دشمن کے ہوائی جہازوں نے حیفہ پر بھی حملہ کیا۔ مگر اینٹی ایرکرافٹ توپوں نے ان کو بھگا دیا۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۷ ؍ ستمبر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومت نے دیگر امریکن جمہوریتوں کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ برطانیہ سے جو بحری اور ہوائی اڈے لئے گئے ہیں وہ ان سے مشترکہ ڈیفنس کی خاطر پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں گے۔

کیپ ٹاؤن ۷ ؍ ستمبر کل رات یہاں ایک بھاری جلسہ میں جنرل سمٹس کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا۔ جس پر ۲ لاکھ ۴۳ ہزار اشخاص کے دستخط تھے۔ اس میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہم جنوبی افریقہ میں نازیوں اور فسسٹوں کی جارحانہ کارروائیوں کے خلاف لڑنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کوئی توہین آمیز صلح نہ کی جائے بلکہ فتح حاصل کرکے امن قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ جنرل سمٹس نے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ گذشتہ بارہ ماہ کی نسبت پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ جنگ کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ مجھے پورا یقین ہے کہ ہٹلر کو شکست ہو چکی ہے۔

شملہ ۷ ؍ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ کونسل آف سٹیٹ کا سرمائی اجلاس ۱۶ ؍ نومبر کو نہیں بلکہ ۱۹ ؍ نومبر کو منعقد ہوگا۔ معلوم نہیں کہ وائسرائے ہر دو ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے یا نہ لیکن غیر سرکاری حلقوں کو توقع ہے۔ کہ اگر کوئی تقریر ہوئی۔ تو اس میں برطانیہ کی جنگی مہم کو واضح طور پر بیان کیا جائے گا۔

الہ آباد ۷ ؍ ستمبر آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری انڈین نیشنل کانگرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۳ و ۱۴ ستمبر کو واردھا میں نہیں بلکہ بمبئی میں ہوگا

نیویارک ۷ ؍ ستمبر بروک لائن انگل کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن اس خبر کی صداقت کا ذمہ وار ہے۔ کہ امریکہ کے ساحل کی حفاظت کرنے والے چار بھاری مسلح جہازوں نے گرین لینڈ کے ساحل کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔

گجرات ۷ ؍ ستمبر پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تمام بڑی بڑی تجارتی منڈیوں میں جن میں منڈی بہاؤ الدین۔ پھالیہ۔ ڈنگہ لالہ موسےٰ اور گجرات شامل ہیں مارکیٹنگ ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام عذرداریاں اکتوبر کے پہلے ہفتے تک ڈپٹی کمشنر گجرات کو پہنچ جانی چاہئیں۔

پشاور ۷ ؍ ستمبر کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں پولش قونصل خانہ کو بند کر دیا گیا ہے۔ پولش قونصل بمبئی روانہ ہو گیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

این۔ ڈبلیو۔ آر۔ سگنل سٹورز لاہور کی آرمی کلوتھنگ فیکٹری میں تقریباً ۲۹۴ پائنٹ کی الیکٹریکل وائرنگ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ سربمہر ٹنڈر جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر میں ۱۶ ؍ ستمبر ۱۹۴۰ء کے ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹنڈر اسی دن ۳ بجے بعد دوپہر چیف الیکٹریکل انجنیئر کے دفتر میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ ٹنڈر فارم چیف الیکٹریکل انجنیئر کے دفتر سے پانچ روپیہ نقد ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں

۴۔ چیف میکینیکل انجنیئر لاہور کو اختیار ہے۔ کہ وہ کسی ٹنڈر دہندہ سے ٹھیکہ کرے اور کم سے کم ٹنڈر کو یا کسی بھی ٹنڈر کو بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنے کے مسترد کر دے۔

چیف میکینیکل انجنیئر لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آ جاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے۔ جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے (للعہ)

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا زیادہ آنا۔ نلوں میں درد۔ کولہوں میں درد۔ متلی۔ قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ)

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت۔ زہر مہرہ خطائی۔ عنبر اشہب کستوری نیپالی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو ان کے لئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ۔

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایک لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ ؍ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah